اُمّتِ محمدیہ کے ۷۳ فرقوں والی حدیث

۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی کا قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ اور قادیانیت کا بے جا واویلا

مولانا محمد مغیرہ

قادیانیوں کا مبلغ رسالہ ’’ہفت روزہ لاہور‘‘ بابت ماہ ستمبر ۸ تا ۱۴۔ ۲۰۱۲ء جو لاہور ہی سے شائع ہوتا ہے اس کے صفحہ ۴ پر مظفر احمد درانی کا ایک مضمون بعنوان ’’حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیش گوئی جو ۷ ستمبر کو پوری ہوئی‘‘ میرے سامنے ہے۔ جس میں اُمّتِ محمدیہ سے متعلق ۷۳ فرقوں والی حدیث کو سامنے رکھ کر اپنے دھرم قادیانیت کے اُمّتِ محمدیہ کا ۷۳ واں فرقہ ہونے پر زور آزمائی کی ہے۔ اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے قادیانیوں کو کافر اقلیت قرار دینے اور اس کو ملک پاکستان کے آئین کا حصہ قرار دینے پر نہایت ہی پریشانی اور غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔

یہ نئی بات نہیں ہے کہ جب چور ڈاکو پکڑا جائے تو عدالت میں اس پر شہادتیں ہو جانے کے بعد اس کو عدالت سزا سنا دے تو فیصلہ سن کر وہ خوش نہیں ہوتا وہ یہی کہتا ہے کہ میرے پر عدالت نے ظلم کیا ہے، جج نے رشوت لے لی ہے یا میرے مخالف کی طرف سے کسی دباؤ کی وجہ سے میرے خلاف فیصلہ ہوا ہے، روتا ہے پیٹتا ہے اور کہتا جارہا ہوتا ہے کہ میں تو اس گلی سے گزر رہا تھا کہ مجھے مخالفت کی وجہ سے پکڑ کر میرے پر چوری یا ڈکیتی کا الزام لگا کر طاقت کے بل بوتے مجھے سزا دلوا دی ہے۔ اور اس غم اور پریشانی میں روتے پیٹتے کو دیکھ کر کچھ لوگ جو اس کے جرم سے واقف نہ ہوں وہ کہہ بھی دیتے ہیں کہ اس پر ظلم ہوا ہے ایسے ہی مظفر درانی ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کہ ’’قادیانی کافر ہیں‘‘ پر پریشانی غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں اور چور کی طرح اپنے جرم کا اعتراف کرنے کی بجائے واویلا کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہم (قادیانی) تو ۷۳ فرقوں کی حدیث کے مطابق ۷۳ واں فرقہ ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی حکومت نے مولویوں کے دباؤ میں آکر ہمیں کافر اقلیت قرار دیا ہے۔ جیسے اوپر دی گئی مثال میں چور ڈاکو کی سزا کے بعد کے رونے دھونے اور اپنی صفائی میں پیش کی جانے والی ہر بات دھوکہ دہی پر محمول ہوتی ہے ایسے ہی مظفر احمد درانی کا ۷۳ فرقوں والی حدیث کو اپنے دفاع میں پیش کرنا بھی دھوکہ دہی پر ہی مبنی ہے۔ مظفر احمد درانی کے پیشوا بلکہ ان کے نبی ورسول مرزا قادیانی کے تمام دعاوی دھوکہ وفراڈ پر مبنی تھے۔ مرزا قادیانی تو ایک کم علم (کہ میٹرک کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے) کہ اپنی بات کو جھوٹ دھوکہ فراڈ کے لبادہ میں پیش کرنے کے انجام سے بے علم ہو لیکن مظفر احمد درانی (قادیانی) مرزا قادیانی سے زیادہ پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہیں کو ضرور معلوم ہوگا کہ دھوکہ دہی کا کیا انجام ہوتا ہے لیکن پھر بھی دھوکہ سے ہی کام لیا کہ چور کی عزت اسی میں ہے کہ وہ چوری کو اپنے خلاف الزام سمجھے اگر چوری کا اعتراف کر لیا تو پھر عزت کہاں کہ پھر عام آدمی بھی لعنت بھیجنا ہی اچھا سمجھے گا۔

۷۳فرقوں والی حدیث کے الفاظ اس کا ترجمہ اور پھر اس کو پیش کر کے کیسے دھوکہ کیا جا رہا ہے ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملّة و تفترق اُمّتی علیٰ ثلاث و سبعین ملّة کلھم فی النار الا ملّة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیه و اصحابی.

(جامع ترمذی ابواب الایمان۔ باب: افتراق ہذہ الامّة)

ترجمہ: تحقیق بنی اسرائیل ۷۲فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور میری اُمّت ۷۳فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک فرقہ کے سوا تمام جہنم میں جائیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ جہنم سے نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا تو (حضور علیہ السلام نے) فرمایا جو (فرقہ) میری اور میرے صحابہ کی سنت، راہ پر ہوگا۔

اس حدیث میں دو باتیں قابلِ توجہ ہیں۔

۱۔ **تفترق اُمّتی علیٰ ثلاث و سبعین ملّة** کہ میری اُمّت ۷۳فرقوں میں تقسیم ہوگی

۲۔ ۷۳واں فرقہ نجات پانے والا ہوگا تو اس کی شناخت یہ ہے وہ میرے اور میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستہ پر ہوگا

آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا اس حدیث میں دونوں باتوں کی روشنی میں قادیانی گروہ کی کیا حیثیت بنتی ہے۔

اس وقت دنیا میں کچھ اُمّتیں موجود ہیں جو اپنا تعلق آسمانی کتب اور جن پر وہ کتابیں اتریں ہیں ان سے بتاتی ہیں اور ہر ایک اُمّت کی اپنی الگ پہچان ہے۔ یہودی ایک اُمّت ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نبی و رسول مانتی ہے۔ عیسائیوں کی الگ پہچان ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کو نبی برحق مانتے ہیں مگر ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے سے یہودی اُمّت سے کٹ کر الگ اُمّت عیسائی کہلائی ان کا یہودیت سے کوئی تعلق نہ رہا۔

ایسے ہی ایک اُمّت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچا نبی مانتے ہیں مگر ان کے بعد ایسے ہی ایک اور ذات اقدس کو اللہ کا نبی و رسول مانتے ہیں اور اس ذات اقدس کا نام نامی اسمِ گرامی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جن جن افراد نے حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی و رسول مان لیا وہ نہ یہودی رہے نہ عیسائی ان سابقہ دونوں قوموں سے کٹ کر الگ اُمّت کہلائے۔

نبی جدا، اُمّت جدا جیسے اُمّت بنتی ہے نبی سے ایسے ہی اُمّت بدلتی بھی نبی سے ہی ہے۔ اس بات کا اعتراف تو مظفر درانی کو بھی ہوگا کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی و رسول مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے:

''**محمد رسو اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم**'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (روحانی خزائن، جلد: ۱۸، ص: ۲۰۷)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (روحانی خزائن، جلد:۱۸،ص:۲۳۱)

تو جب قادیانیوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام قادیانی کو نبی بھی اور رسول بھی مان لیا ہے تو نبی کے بدلنے سے اُمّت خود بخود بدل گئی وہ اُمّتِ محمدیہ میں رہے ہی نہیں تو پھر اُمّتِ محمدیہ کا ۷۳واں فرقہ کیسے ہوئے؟ مظفر احمد درانی کی کمال ہوشیاری ہے، کمال دھوکہ دہی ہے کہ وہ قادیانیوں کو اُمّتِ محمدیہ کا ۷۳واں فرقہ قرار دے رہے ہیں۔ مگر کیسے؟

حدیث میں قابلِ توجہ دوسری بات: **ما انا علیه و اصحابی**

(کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہوگا) جو میرے اور میرے اصحاب کے راستہ پر ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت سے متعلق کیا راستہ تھا، اور اصحاب رسول کا راستہ کیا تھا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت سے متعلق ان لفظوں میں اعلان کروایا:

''**قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا**'' (سورت اعراف، آیت:۱۵۸)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت سے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

''**ارسلت الی الخلق کافة و ختم بی الانبیاء**'' (مسلم شریف، جلد:۱،ص:۱۹۹)

میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر انبیاء ختم کردیے گئے ہیں۔

''**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**'' (ترمذی، جلد:۲،ص:۴۵)

میں نبیوں میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس کے علاوہ بیسیوں احادیثِ رسول کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں جس کو نبوّت ملے۔

اور اصحاب رسول علیہم الرضوان کا راستہ بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اس پر بیسیوں روایات کتب احادیث میں موجود ہیں اور اسی وجہ سے مسیلمہ کذاب کے ساتھ یمامہ میں جنگ ہوئی، کثیر تعداد میں صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں شہید ہوئے اس وقت تک جنگ ختم نہ کی جب تک کہ مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم نہ کیا۔ ایسے ہی جن بدبخت افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا اُمّت کے افراد نے ان کو تہہ تیغ کیا۔ کسی ایک صحابی رسول سے بھی قطعاً ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی نبوت کے قائل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا راستہ نبوت سے متعلق بالکل واضح اور دوٹوک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں کئی بدقسمت ہوں گے جو گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں مگر وہ جھوٹے ہوں گے۔ اس اعتبار سے بھی قادیانی اس حدیث کا مصداق نہیں کیونکہ قادیانی طبقہ اللہ کے نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے راستہ (سنت) پر نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ مرزا قادیانی کو نبی ورسول مانتے ہیں تو ۷۳ فرقوں والی حدیث کے بالکل الٹ ہو کر کیسے اپنے آپ کو اس حدیث کا مصداق قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اُمّتِ محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے جھوٹا اور کافر ہے۔

اُمّتِ محمدیہ کا فیصلہ فتاویٰ عالمگیری جلد:۳، ص:۲۶۳ پر ان لفظوں میں مرقوم ہے:

''اذا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم و لو قال انا رسول اللّٰہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر''

ترجمہ: جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی وہ کافر ہو جاتا ہے۔

اور ایسے ہی اُمّتِ محمدیہ کا اتفاقی فیصلہ شرح فقہ اکبر کے ص:۲۰۲ پر اس طرح مرقوم ہے:

''دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفر بالاجماع''

ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بالا جماع کافر ہے۔

جب اصحاب رسول سے لے کر تمام اُمّتِ محمدیہ اس پر متفق ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے تو پھر مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ نبوت کو کیونکر قبول کر کے اُمّتِ محمدیہ میں داخل سمجھا جائے؟ مرزا قادیانی اسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو چکا تھا جس وقت اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اگر قادیانیوں کو مسلمان کہلوانا اچھا لگتا ہے تو وہ مسلمانوں کے عقائد کو من وعن قبول کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بشمول مرزا قادیانی ہر قسم کے دعویٰ نبوت کرنے والے کو کافر سمجھیں تو دروازے کھلے ہیں بسم اللہ اور اگر قادیانی یہ سمجھیں کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو یا مرزا قادیانی کو نبی و رسول بھی سمجھیں اور مسلمان بھی کہلائیں تو یہ ان کا خواب ہے۔ اس حالت میں وہ کل بھی کافر تھے آج بھی ہیں، جب تک اس حالت میں رہیں گے کافر ہی رہیں گے۔ اور اُمّتِ محمدیہ کا فیصلہ کوئی وقتی یا کسی خاص شخص سے متعلق جذباتی فیصلہ نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اس فیصلہ کی زد میں جو بھی آیا یا آئندہ آئے گا کسی سے نرمی کا معاملہ نہیں ہوگا اور یہی فیصلہ قیامت کی صبح تک رہے گا۔

۷ رستمبر ۱۹۷۴ء:

۷ رستمبر کو کوئی انہونی بات نہیں ہوئی جس کا واویلا قادیانی کرتے تھکتے ہی نہیں۔ ۱۹۴۷ء کو کرۂ ارض پر ملک پاکستان طلوع ہوا جس میں مختلف قومیں آ کر آباد ہوئیں، مسلم قوم اکثریت جبکہ عیسائی، ہندو، سکھ قوم بھی اس مملکت میں آباد ہوئیں۔ ایک قوم اور بھی اس مملکت میں آ کر آباد ہوئی جو نہ مسلمان تھی نہ عیسائی نہ ہندو نہ سکھ مگر دھوکہ دہی سے وہ قوم اپنے آپ کو مسلمان کہلواتی حالانکہ ان کے عقائد ونظریات مسلمانوں کے ساتھ نہیں ملتے سب سے بڑی بات کہ مسلمان قوم کے نبی و رسول راہنما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب کہ قادیانی قوم کے نبی و رسول مرزا قادیانی ہیں۔ تو بجا طور پر وارثانِ اسلام نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانی قوم مسلمان قوم کا حصہ نہیں ان کو مسلمان قوم کا حصہ نہ سمجھا جائے اور قادیانیوں کے عقائد ونظریات خلافِ اسلام ہونے کی وجہ سے آئینی طور پر ان کو کافر اقلیّت قرار دیا جائے۔

حلالی بیٹے کسی اور کو دھوکہ سے اپنے باپ کی وراثت میں شامل نہیں ہونے دیتے اگر کوئی فرد دھوکہ دہی سے باز

نہ آئے تو ملک کی عدالت میں کیس دائر کیا جاتا ہے اور اس عمل کو کبھی بھی برا نہیں سمجھا جاتا۔ مسلمان قوم ایک طویل عرصہ حکومت پاکستان سے مسلسل مطالبہ کرتی رہی کہ قادیانیوں کو آئینی طور پر کافر اقلیّت قرار دیا جائے، یہ مسلمان قوم کا حصہ نہیں مگر بوجوہ حکومتیں متوجہ نہ ہوئیں بالآخر مسلمان قوم کے مطالبہ کے تسلسل کی وجہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی حکومت نے مسلمان قوم کے مطالبہ کی طرف توجہ کی۔

وہ بھی صرف مسلمان قوم کا مطالبہ سن کر حکومتی اعلان کر کے قادیانیوں کو کافر اقلیّت قرار نہیں دیا اور خاموشی سے رات کی تاریکی میں یہ فیصلہ نہیں سنایا گیا بلکہ ملک کی نیشنل اسمبلی میں باضابطہ طور پر اس قضیہ کو سنا گیا۔ قادیانی گروپ کے مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر مسٹر صدرالدین اور جنرل سیکرٹری مسعود بیگ نے باضابطہ اور آزادانہ طور پر ملک کی نیشنل اسمبلی کی اس کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپنے دھرم کو اسلام ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی، تاویلی حربوں کا سہارا لیا ان کا خیال تھا کہ اسمبلی میں بیٹھے ارکان ان کے تاویلی حربوں کو نہ سمجھ پائیں گے اور ان کا یہ حربہ کارگر ثابت ہو جائے گا۔ مگر قادیانیوں کو اس بات کا علم نہیں کہ دینِ اسلام دینِ فطرت ہے۔ کوئی مغلق دبیز پردوں میں چھپا سمجھ میں نہ آنے والا گنجلک دین نہیں، اس دین کا ہر مسئلہ اتنا واضح اور اس کی روشنی اتنی کھلی کھلی ہے کہ کفر دور سے ہی کفر نظر آتا ہے۔

قادیانی، لاہوری دونوں گروپوں کے نمائندگان اپنے کفر کو چھپا نہ سکے۔ ارکان اسمبلی جو مرزا ناصر کے قمیص پہنے شلوار شیروانی میں ملبوس سفید داڑھی بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوئے اسمبلی ہال میں داخل ہونے پر کہہ رہے تھے یہ شکل کیسے کافر کی ہے وہی ارکان اسمبلی مرزا ناصر کی زبان سے نکلے کفریہ کلمات سن کر بیک زبان پکار اٹھے کہ یہ کافر ہی ہے کہ خوبصورت چہرہ، سفید داڑھی، سر پر پگڑی اور طرہ اسلام کی علامت نہیں کہ ابولہب اپنے وقت کا بہت خوبصورت انسان تھا کہ ابولہب کہلایا مگر تھا کافر ہی۔

جس پر ملک پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر باضابطہ مرزا قادیانی کو ماننے والے دونوں گروپوں (قادیانی، لاہوری) کو غیر مسلم اقلیّت قرار دے کر مسلمان قوم سے اس طبقہ کے الگ ہونے کا اعلان کیا اور اس فیصلہ کو آئین پاکستان کا حصہ قرار دیا جس کا متن یہ ہے:

آئین پاکستان میں ترمیم کے لیے ایک بل۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج ذیل اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے لہٰذا بذریعہ ہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

1...... مختصر عنوان اور آغاز

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا

2...... آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کیے جائیں گے۔

3...... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا نبی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض ووجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے کہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا نبی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

قارئین محترم قرآن وحدیث اور اُمّتِ محمدیہ کے متفقہ شرعی فیصلے کے مطابق جو قادیانی کافر تھے ہی مگر دھوکہ دہی تاویلی حربوں سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا ان کا وطیرہ تھا جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزا ناصر اور مسٹر صدرالدین اپنے دھرم کو اسلام ثابت نہ کر سکے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے منہ سے کفریہ غلاظت اگلنے پر مجبور ہوئے تو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر مرزا قادیانی کے نام لیواؤں کے دونوں گروپ (قادیانی، لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور قومی اسمبلی کے فیصلے کو آئین پاکستان کا حصہ قرار دیا تو اس کے بعد مرزائیوں کا کوئی حربہ کارگر نہیں رہا کہ وہ کسی طریقہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہلا سکیں۔ اب قادیانی مرزائیوں، لاہوریوں کے لیے دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں یا تو قرآن وحدیث، اُمّتِ محمدیہ کے متفقہ فیصلے اور آئین پاکستان کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مشروط اور آخری نبی مانیں تو مسلمان کہلائیں ''یا'' قرآن وحدیث اور اُمّت کے چودہ سو سالہ متفقہ اجماعی فیصلے اور پاکستان کے آئین کے مطابق کافر بن کر رہیں مگر بجائے ان دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب کرتے جب سے قرآن وحدیث کا فیصلہ ملک پاکستان کا حصہ بنا ہے اپنے آقاؤں امریکہ و برطانیہ سے مسلسل آہ وزاریاں کرتے جا رہے ہیں کہ قادیانیوں پر لاگو آئینی تلوار کہ ''قادیانی کافر ہیں'' کو ختم کراؤ۔ قادیانی اپنے آقاؤں پر اعتماد کے باعث اس امید پر گزارہ کرتے رہے ہیں کہ پرویز مشرف ضرور اس کام کو انجام دے گا۔ اُس کے کرائے گئے ریفرنڈم میں بھاگ بھاگ کر بوڑھے جوان، زن و مرد اس کے حق میں ووٹ ڈال رہے تھے مگر وہ ملک سے ایسا فرار ہوا کہ کم از کم قادیانیوں سے ہاتھ ہو گیا اور امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اب ہر آنے جانے والے پر امیدیں لگائے کل کی انتظار میں ہیں لیکن ہر ''کل'' ان کے لیے مشکلات سے گھرا ہوا ثابت ہو رہا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار